
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

# بڈھے جوان بنگئے

## صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضاب کے نسخے بہت ہیں مگر وہ مقصد در خواہ [illegible] ایجاد وغیرہ کی کوئی [illegible] مشکلات ہیں [illegible] کہ ہم نے ایسا خوردنی خضاب ہو ذائقہ [illegible] صرف [illegible] روز کے [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] بال ہمیشہ کیلئے سیاہ ہو جاتے ہیں [illegible] آنکھوں میں طاقت [illegible] بال کیسے ہی وقت سے پہلے [illegible] سفید ہو گئے ہوں وہ سب اور سر تو سیاہ ہو جائینگے - بینائی کو [illegible] تیز کرتی ہے [illegible] کی عادت جاتی رہتی ہے - قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور معدہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ [illegible] قوت باہ کو بڑھاتا ہے [illegible] استعمال [illegible] نوجوانوں میں شمار کرنے لگتا ہے - غرض اسکے کھانے سے [illegible] شباب قربان ہوتا ہوا نظر آنے لگتا ہے - ایسے اب آپ اور [illegible] خضابوں کی شیشیاں توڑ کر پھینک دیجیے اور اسے استعمال کیجیے بڑے بڑے سند یافتہ حکیم ڈاکٹر وید وغیرہ [illegible] کر شہرت حاصل کر [illegible] پیدا کر [illegible] پارسل پہنچ جاتا ہے - اس کے حیرت انگیز فوائد کو دیکھ کر [illegible] آرڈر آتے ہیں [illegible] استعمال [illegible] پارسل ملے گا - قیمت مکمل کورس خوردنی خضاب کی صرف سات روپیہ آٹھ آنہ (صہ) مع محصول ڈاک و پیکنگ -

## بسار ٹیفکٹ ملاحظہ ہو

عالیجناب رفیق احمد صاحب سکریٹری [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا خضاب خوردنی کا استعمال کیا گیا میرے کچھ بال [illegible] عالم شباب ہی میں سفید ہو گئے تھے [illegible] استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے [illegible] دوستوں کے لیے [illegible] بھیجیے -

**مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز** [illegible] جون [illegible] کے پرچہ میں [illegible] ہے کہ ہمنے خضاب خوردنی کا تجربہ کرایا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بیحد مجرب ثابت ہوا علاوہ اسکے دافع نزلہ مقوی باہ مقوی بصر اور [illegible] وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے -

**عالیجناب منیجر صاحب کارخانہ** [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خضاب خوردنی بہت مفید ثابت ہوا [illegible]

**ایڈیٹر صاحب روزنامہ** [illegible] ۹ جون [illegible] کے پرچہ میں خضاب [illegible] عصاب [illegible]

**آپکے اطمینان کے لیے صدہا ہیں** [illegible]

المشتہر: منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ

## جرمنی کی تازہ اور حیرت انگیز ایجاد

## آلۂ نامردی

اس سائنسی ایجاد کا نام [illegible] ہے جرمنی کے مشہور [illegible] کی سالہا سال کی محنت اور تجربہ کا نتیجہ ہے [illegible] دنیا کے ہر ایک ملک میں [illegible] کیا گیا ہے بس اب کوئی [illegible] دوائی [illegible] کی ضرورت نہیں **استعمال میں صرف ایک منٹ لگتا ہے ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں کامیابی یقینی اور لازمی ہے ورنہ قیمت واپس** دی جائے گی جرمنی نے جہاں اور باتوں میں نام پایا ہے وہاں اس ایجاد میں بھی خوب کمال کیا ہے - کمزور سے کمزور انسان بھی ایک منٹ میں مرد بن سکتا ہے [illegible] اسے [illegible] بہت [illegible] کی کمی کو پورا کرنے کیلیے دنیا کو معلوم ہے کہ [illegible] بہت سے آدمی [illegible] ہندوستان بھر میں ہی ایک واحد آلۂ نامردی جرمنی کی [illegible] کہیں لاعلمی کی وجہ سے دھوکہ میں نہ آجائیں قیمت [illegible] روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] کے لیے ہمارا رسالہ [illegible] مفت طلب فرمائیں [illegible]

ہنز میشل کمرشل کارپوریشن [illegible] بٹالہ
ضلع گورداسپور (پنجاب)

## محرم قریب ہے

**رشید** - لکھنؤ کے فاضل مرثیہ گو نادر کلام حضرت پیارے صاحب رشید کی سوانحعمری اور کلام کا منتخب انتخاب جسکا مطالعہ ہر ایک صاحب ذوق سلیم کو [illegible] کرنا چاہیے قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

**معراج الکلام** - لکھنؤ کے مشہور مرثیہ گو جناب میرزا محمد جعفر صاحب اوج کی سوانحعمری اور کلام کا انتخاب ہے ہر ایک صاحب ذوق کو اسکا مطالعہ کرنا چاہیے -

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک -

مشتاقین جلد طلب فرمائیں -

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے جسمیں اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت [illegible] ٹکٹ بھیجیے وی پی [illegible] آرڈر [illegible] ہے -

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو وہ مجھے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں - جواب کیلئے [illegible] کا ٹکٹ آنا چاہیے -
سید قاسم حسین [illegible] متصل [illegible] لکھنؤ -

جلد ۱۰ نمبر ۲۹

# مضامین غیبر

مورخہ ۵ راگست ۱۹۲۵ء

## استقبال

### "آدھا بیگن"

خیر مقدم - اہلاً و سہلاً - اللہ رکھے شیعوں نے بھی بڑے نام کیے۔ خوب کام کیے۔ دعوے تو یہ کچھ کہ "ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں" مگر نام خدا ترقی کے طریقوں سے ویسے ہی ناواقف جیسے ہمارے لارڈ برکنہیڈ، ہندوستانیوں کے مزاج سے - یا ارل ونٹرٹن عاقبت اندیشی سے - یعنی پریس اور قلم کی طاقت جس پر آج ساری دنیا کی دنیاوی زندگی کا دارومدار ہے یہاں سرے سے غائب غلا - روزانہ پرچہ تو نہ کبھی تھا نہ آج ہے - ہاں ہفتہ وار دو ایک تھے تو ان میں صرف مولویوں کی جوتم پیزار ہوتی تھی - یہ بھی ایک کام کی بات مگر کیا کیجیے ادھر تو مولوی صاحب الجھ گئے ادھر سیاہی کے دریا خشک ہو گئے قلم شکستہ جن والنس (لکھنے والوں) کے ہاتھ شل قدر دانوں کے کیسے خالی - ایڈیٹروں کے دماغ معطل ہو گئے رہے خریدار تو وہ بفضل خدا تھے ہی کب رجسٹر میں نام اب بھی لکھا ہے اور تا حشر لکھا رہے گا - ایک آدھ ماہواری جاری ہے اور ممکن ہے کہ پاس کے سن تک جاری رہے لیکن باعتبار ضخامت جمع قلت سے کچھ زیادہ اور ہر نمبر میں استغاثہ دنا یابی قیمت - خریدار صاحب سے جو پوچھیے کہ خداوند آپ فلاں پرچے کے خریدار تھے اب کیوں نہیں ہیں تو فرماتے ہیں اے حضرت خریدار کون مسخرا تھا ایڈیٹر صاحب سے راستے میں ملاقات ہو گئی تھی انھوں نے نام پوچھا نشان پوچھا دوسرے ہفتے کیا دیکھتے ہیں کہ اخبار صاحب گھر پر موجود - دوسرے پرچے میں کچھ ہو تو کوئی خریدے وہاں تو اچھا بھلا کاغذ ردی بنا کے بھیجا گیا تھا میں بھی خاموش ہو رہا کہ خیر جیسی بعض وقت جب بیں باں رکھنے کو ردی تلاش کرنی پڑتی ہے اب اسی کی پڑیا بنا لیں گے۔ آتا ہے تو آنے دو - ایک صاحب اتنا کہہ کے آگے بڑھے دوسرے صاحب سے جو پوچھا تو انھوں نے فرمایا بیٹھیے جناب نہ سہی کا روپیہ مفت کا تو ہے نہیں - کوڑی کمائی کا پیسا ہے یہ اخبار برساتی مینڈک ہیں فصل بہار آئی اور ٹرٹرا اٹھے دھر پنچ میدان میں آفتاب آیا ادھر خدا جانے کہاں الوپ ہو گئے - واللہ دو چار ہفتے شاید دیکھنا نصیب ہوا ہو - کسی نے کہا کہ خداوند جب آپ خود ہی ان غریبوں جانداروں کی کمر مضبوط نہیں کرتے تو یہ بیچارے کیونکر زندہ رہیں - اس خوف سے خریداری میں بخل کرنا کہ آج نکلا ہے کل بند ہو جائیگا اچھی بات نہیں نکلیں اور بند ہو جائیں اسکی پروا نہ کیجیے تو ستو میں بچاس ضرور بچ جائینگے اور نکلتے رہینگے - جتنے پیدا ہوتے ہیں وہ سب کے سب زندہ نہیں رہتے بھلا آپ نے تین شادیاں کیں پہلی بیگم صاحب سے نبھی نہیں مہر کے ساتھ طلاق لے کے چلتی ہوئیں - زوجہ ثانیہ - ظلم کی بانیہ چار سال مدقوق رہیں روپیہ پانی کی طرح بہایا حکیم ڈاکٹروں نے خوب ہاتھ صاف کیے عطار اور دوا ساز غنی ہو گئے مگر ایک مرتبہ جو آنکھ بند کرتی ہیں تو پلک جھپکاتے ہی ملک عدم کے کالے کوس طے کر گئیں - تیسرا محل ہے تو صحیح سلامت مگر ہر سال دو بچوں کی ڈیوڑھی لگائی ہے زچہ خانے میں پانچ چار سو روپیہ بلٹ جاتے ہیں صاحبزادے (یا صاحبزادیاں) ایسے شوخ شریر چلبلے ہوتے ہیں کہ پیٹ سے نکلتے وقت ٹیڑھے ہو جاتے ہیں بغیر نخرے دائی کے مدد کے نکلنے کا نام نہیں لیتے - اور بہ وقت تمام کھلونے جھنجھنیا ڈور لٹکو کی لالچ سے نکلے بھی تو مہینہ دو مہینے سے زیادہ گود میں نہیں ٹکتے جنت میں گلی ڈنڈا کھیلنے چل دیتے ہیں - با ایں ہمہ حضور نے کچھ پروا نہیں کی ایک خسارہ اٹھایا تب بھی - دوسرا گھاٹا ہوا تب بھی تیسری چہیتی بی بی یہاں پہونچیں مگر اس کام ہی سے توبہ کی جس سے بچے بنتے اور بگڑ جاتے ہیں - خریدار صاحب اس منطق کا جواب کیا دیتے "آپ تو مزاح کرتے ہیں" کہا اور چلتے ہوئے۔

ایسی حالت میں ہمارے لکھنؤ سے عین پانچویں محرم کو ایک پرچہ "سرفراز" نامے ہفتہ وار نکلا ہے ۔

> ہاں دلا بر خود ببال از فرط عشرت لعد از یں
> کز بہار نا امیدی ہا گل رعنا دمید

ایک تھیں بی ہمسائی مگر تھیں بڑی کنگال کنجوس دودھ میں مکھی گر جائے تو بے چوسے نہ چھوڑیں اتفاق سے انکے یہاں کسی شادی میں مہمان آئے مہمانوں کی خاطر سے انھوں نے ایک بیگن درخت سے توڑا اور پانی بھری دیگ میں ڈال کے چولھے پر چڑھا دیا - مگر مہمانوں کا تانتا جو بندھا تو گھبرائیں کہ آدھے بیگن کے شوربے میں خیر و برکت کیا ہو گی - باندی سے پکار کے کہنے لگیں "باندی ری بڑی دھوم آدھا بیگن وہ بھی بھون" یہ پرچہ بھی حضرات مومنین کا مہمان ہے - انھیں بھی آدھے بیگن کا بخل نہ کرنا چاہیے - نثر ختم شد اب نظم میں حال دل سنیے۔

### قطعہ

> خبر ہے شیعیان لکھنؤ کے جوش دقتی سے
> محرم میں ہوا ہے سرفراز اخبار اک جاری
> ایڈیٹر آ تر ہری - نعرہ صلواۃ - کیا کہنا
> دکھا دی شیعیان لکھنؤ نے اپنی بیداری
> ابھی تو چاند کے نکلا ہے یہ اک ماہ کے مہمان
> پریس اپنا ہونے سے پڑ گئی پل کے دشواری
> ہزاروں ہی خریدار اسکے مل جائینگے شیعہ
> مگر قیمت دو کردیں فقط ہے بس یہ شوخی
> ابھی اخبار کی عمر دو دن کا ہے یہ تخمینہ
> خدا چاہے تو یہ اگلے محرم تک رہے جاری
> بڑھا وینگے ابھی تو کتنے تعرفوں کے تخمینے یہ
> ہے جن لوگوں کے قبضہ میں سرفراز کی مختاری

کرینگے خیر مقدم شنتہ و درت خوب سب مل کر
ادھر چہلم ہوا ختم اور ادھر آغاز بیزاری
لمونہ کے ابھی تو سیکڑوں پرچے منگا لینگے
اُدھر قیمت طلب کی آ گئی تحریر انکاری
ابھی یہ خبر سچ ہو کہ ہفتہ وار نکلے گا
کہیں اگلے ہی ہفتہ میں نہ گھیرے اسکو بیماری
ابھی تو دیکھنا یہ ہے کہ اسکی پالیسی کیا ہو
سُلانا قوم کو منظور ہے یا اُس کی بیداری
یہ "الناطق" کا ہے مد مقابل یا کہ الصامت
یہ الواعظ کا حامی ہے کہ الناصر کا بیگاری
یہ ہے مرحوم اخبار امامیہ کا ایک پیرو
کہ بھائی "شیعہ کالج نیوز" کا از راہ دیندار
لسان القوم اس صفحہ میں تو یہ روح پھونکیں گے
کہ جیسے پر لسان اللہ فرمائینگے گل کاری
چلا دینگے اسے کیا دعبل تنہا نے پیرو سبھ
چلے گا چال تیموری نہیں معلوم تو جاری
نہ چھاپے گر قصیدے اس نے مداح ائمہ کے
تو ہوگی لکھنؤ میں فتنۂ محشر کی تیاری
ابھی تو شاعروں کی دلدہی اک فرض ہے اسکا
غزل جتنی بڑی بھیجیں اڈیٹر چھاپ دے ساری
متانت سے کریگا بحث یہ قومی مسائل پر
و دے گا یا کہ جھگڑے چھا کر جسطرح جھنجھاری
مضامین سنسنی خیز اسکے ہونگے یا مسرت زا
مباحث معتدل یا عامیانہ اور بازاری
یہ صلح کل کی صورت بنکے ہمدم ہوگا شیعوں کا
پہن کر سچ کا جامہ یا کرے گا یہ دل آزاری
یہ سودا جسٹ شیعہ ہے کہ گھر پوش سلم ہے
کہ بہر خلافت کا کہ گاندھی جی کا جیکاری
یہ جج بن کے کرے گا فیصلہ قومی مسائل میں
کہ بگڑ یگی میں پھر واجد علی شاہی عملداری
ایل ایل بی اور بی اے والے اسکو دوست رکھینگے
کرینگے یا کبھی صدر الافاضل اسکی غمخواری
و فاداری میں یہ آخر قلم کس کے اٹھائیگا
اور خدمت یہ پبلک کی کرے گا یا کہ سرکاری
یہ کیا مضموں کا حرف کاف کر سوراج لے لیگا
ہے ماں اسکی ضعیفہ یعنی شیعہ قوم اُکھیاری

حسد کی دق نے جسکو کر دیا ہے مضمحل اتنا
کہ اٹھ سکتی نہیں خود جسکو اپنی جان ہے بھاری
مدام پینے کی فرصت ہے اُسے غیبت کی کھانسی سے
طبیب اسکا نہیں کوئی مرے کیونکر نہ بیچاری
بڑھوتی وقت کی اولاد ہے یارب اُسے خوش رکھ
محرم کی ہے پیدائش کہیں رقت نہ ہو طاری
یہ شرعی آرگن ہے یا ہے اک پولیٹکل پرچہ
یہ ہے زیر نظارت یا اسے حاصل ہے مختاری
نمائندہ ہے یہ شیعوں کی آخر کس جماعت کا
ہے منظور نظر کسکا اصولی ہے کہ اخباری



مدد آفت میں اسکو کون پہونچائیگا شیعوں میں
اڈیٹری کے سر یہ یا بلا میں جائینگی ساری
پڑھیں اخبار کے کرتا شیعوں کو کہاں موقع
ادھر ماتم کمیٹی کا اُدھر فصل عزاداری
اگر جینے والے اسکے چندہ وقت پہ دیدیں
اسی پر منحصر ہے زندگی اخبار کی ساری
حسینؑ ابن علیؑ نے کر دیا وعدہ وفا لیکن
وفائے عہد اب شیعہ کریں ہے اسمیں دشواری

ہر اک لیڈر ہر اک واعظ ہر اک ناصح ہر اک عالم
کوئی جاہل نہیں ہے علم جاری قوم ہے ساری
اُمید وعدۂ فردا پہ جو آرام کرتی ہو
جگا سکتے ہے بھلا جاگیگی وہ کس طرح بیچاری
جہاں پر شیعیان ہند پہلے تھے وہیں پر ہیں
جو آگے تھا وہ اب بھی ہے وہی لنگڑی چال ساری
یہی کچھ بھی نہیں ہے اور یہی اخبار سب کچھ ہے
یہی سب کی دوا ہے اور یہی ہے سب کی بیماری

راقم
مخلص بے غرض

---

# ارتھمیٹک کی اوپچ

آپ جانیے اللہ میاں نے دنیا کو ذرا سب باتیں نہیں بتائی ہیں خود ہی فرماتے ہیں تمہیں ذرا سا علم دیا گیا ہے۔ اس تھوڑا بہت علم جیسروں کو دیا مگر وہ بھی سینہ بہ سینہ یا تو وہ خود جانتے ہیں یا جس کو بتایا وہ جانتا ہے۔ قرآن شریف میں کئی سورتوں کے سرے پہ الگ الگ حرف ہیں انکے معنی مطلب نہ مفسر آگاہ ہیں نہ عوام ایک سرے پر طہ بھی ہے بندہ محرم شریف میں کلام پاک پڑھا کرتا ہے ان دو حرفوں پر جو نگاہ پڑی تو بہت بھنایا لاکھ لاکھ طبیعت پر زور دیتا ہوں کہ کچھ سمجھ میں آئے مگر سمجھ کی سورا خدار چھلنی میں پانی نہ ٹکنا تھا نہ ٹکا آخر ایک بڑے ریاضی داں کی تفسیر اُٹھائی واہ حسابی ہو تو ایسا جو ہے مطلب ٹھیک ہو یا نہ ہو مگر معنے ایسے ٹھیک بٹھائے ہیں کہ زبردستی دل میں بیٹھے جاتے ہیں۔

حضرت فرماتے ہیں:۔

سنو بھئی ۹ پر اکائیوں کا شجرہ ختم ہو جاتا ہے گویا ۹ تمام اکائیوں کا مورث اعلے ہے اور اسکو اکائیوں سے ابوت کی نسبت ہے اور طہ کے عدد ہیں ۹ لہذا طہ سے مراد ہے آدم علیہ السلام اب رہی ۵ تو اس سے حوا (علیہا السلام) سمجھے کیوں؟ اسوجہ سے کہ اسکے عدد ہیں پانچ پانچ کو

جب کسی ایسے عدد میں ضرب دو گے تو حاصل ضرب میں پانچ کا ہندسہ ضرور ہوگا۔ پس جو عدد کہ "تولید مثل" کی خاصیت رکھتا ہو وہ ضرور ماں ہے۔ اچھا اس طرح نہیں سمجھتے تو یوں سمجھو۔ ایک سے لے کے نو تک جوڑ دو دیکھو ۴۵ ہوتے ہیں یا نہیں کہو ہاں۔ اب آدم کے عدد جوڑ دو وہ بارا۔ ہیں ۴۵ کہ نہیں۔ لہٰذا ۴۵ سے مراد ہیں آدم۔ اسی طرح ایک سے لے کے پانچ تک جوڑ جاؤ (۱۵) ہوئے یا کچھ اور۔ نہیں صاحب پندرہ اور پورے پندرہ۔ پھر ہم جو کہتے ہیں کہ ۵ سے مراد ہیں مادر محترمہ بی بی حوا تو کیا غلط کہتے ہیں سوچو تو ہیں بھلا اپنی اماں جان کو بھول سکتے ہیں حوا کے عدد آٹھ اور چھ چودہ اور ایک پندرہ ہوتے ہیں جس حسابی سے چاہو پوچھ لو۔ اور سنو جب کوئی عدد کسی عدد میں ضرب دیا جاتا ہے تو ان دونوں کو ضلع کہتے ہیں اور ضلع کے معنی پسلی کے بھی ہیں یہ حدیث مشہور ہے کہ اماں حوا بابا آدم کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ پانچ کو نو میں ضرب دیا تو حاصل ہوئے ۴۵ حاصل ضرب کے دو ضلعے (پسلیاں) ہیں یعنی نو اور پانچ۔ پانچ ہے بایاں ضلع۔ لہٰذا وہی ہیں بی بی حوا۔ اسکے علاوہ اگر اماں جان تولید مثل کی صفت سے متصف ہیں تو ابا جان کا اثر بھی انکی نسل میں پورا پورا ہوتا رہتا ہے نسل انہیں کے نام سے چلتی ہے۔ دیکھو ۹ تو ہے ہی اسے دونا کر دو تو (۱۸) حاصل ہوتے ہیں یعنے آٹھ اکائی اور ایک دہائی۔ اب دونوں کو جوڑو تو آٹھ اور ایک ۹ ہوئے اسی طرح (۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲، ۸۱، ۹۰) میں اکائی اور دہائی جوڑتے جاؤ نو کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ بھلا یہ بات سوائے ابا جان کے اور کسے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس حساب میں سادہ مجانب کو عذر ہے وہ صرف اتنا کہ ایک کے بجائے نو کو باپ بنانا زری ہیرا پھیری ہے دوسرے یہ کہ ان دونوں بزرگوں کا نام حضرت عربی طلسم رکھنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی فقط

راقم ارتقائیتی مبتلا فلاسفر

# پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

## جہاں آش ورکاسہ

نمبر ۳

اہل ہند کو برٹش مدبروں سے دو شکایتیں ہیں ایک تو یہ کہ دور شمسی کے دو سیکڑے گزر گئے اور اسوقت تک ہم نے انگریزوں سے جنکا دعوے یہ تھا کہ ہم گویا اکوئناس کی رائے کے موافق حکومت کرتے ہیں ادھی کی کوڑیاں بھی نہیں پائیں۔ سونا جواہر غلہ جو کچھ اپنے پاس تھا حوالے کر دیا ریل جاری نہیں تار برقی اور ڈاک جاری نہیں یہ حکومت کی مضبوطی کے لئے ہیں ہم اپنے دام خرچ کر کے انھیں اس لئے پرورش کرتے ہیں کہ بیرونی تاجروں کو ہمارا ہی مال لیجانے میں سہولت ہو۔ حکومت کے خلاف اگر شورش ہو تو فوجیں باسانی موقع پر پہنچیں اور دشمنوں کا ٹینٹوا دبانے میں کامیاب ہوں تجارت ہماری نہیں ہم تو اہل فرنگ کے قول میں زراعت ہماری نہیں اسلئے کہ سر کا پسینا پاؤں سے بہتا ہے مگر بقول بوانصیبیں۔

«آئے لو سے کھا گئے»

صنعت جو تھی وہ مشینوں کے مقابلہ میں پشت دکھا گئی اب ہم چند صنعتوں کے مالک ہیں۔ کلکتہ اچھا بنے ہیں جو اللہ کے اشارے پر چلتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ دل کا منشا پہچانتا ہے۔ لکھنؤ میں گڑیاں اور مٹی کے کھلونے اچھے بنتے ہیں۔ کلکتے میں رس گلے متھرا میں پیڑے۔ بمبئی میں گمی نس کا حلوا۔ بنارس میں شہدار ڈبیاں۔ نگینے میں آبنوس کے صندوقچے آگرے میں دال موٹھ۔ امرتسر میں دوشالے مظفر نگر میں کملیاں۔ سہارنپور میں سروتے اڑچہ میں پانچے جونپور میں مکی۔ قصور میں میتھی۔ لاہور میں خشخاش دلی میں جوتی پیزار طلائی سلیم شاہی مدراس میں پان بھوپال میں کالی کا چونا مرشد آباد میں ہرنی ساخت میں فہیم حیدرآباد میں سینہ گھی۔ غرض ہر شہر کی صنعت ایسی ہی عجیب و غریب کاریگری کا نمونہ ہے جسے انگریزی طرز معاشرت دس پانچ برس میں دوسرے عدد صنائع کی طرح چٹ کر جائے گی۔ جو حضرات ولایت سے میکانک انجنیری شیشہ سازی زراعت سیکھ کے آتے ہیں وہ خالی رکھتے اور بڑی بڑی تنخواہوں کا بوجھ ملک پر لادنے بھر کے ہیں آجتک سوئی دھاگے کی مدد بھی ملک کو ان سے نہیں ملی۔

اکوئناس کی رائے تو یہ تھی کہ ایک عالمگیر قانون دنیا میں پایا جاتا ہے جو اعلےٰ دانائی اور حکمت کا سرچشمہ ہے وہ انسان کی پیدائش ہی سے اسکے دل پر نقش کر دیا گیا ہے وہ غیر متغیر ہے۔ جو لوگ قانون فطرت کے تابع فرمان ہیں وہ نیک اور راستباز ہیں۔ بدفعلی ان سے دور ہے قانون فطرت کی غرض و غایت یہ ہے کہ انسان برائی سے دور بھلائی سے نزدیک رہے۔ کوئی حکومت ہو وہ اسیوقت کامیاب حکومت کا لقب حاصل کر سکتی ہے جبکہ وہ اس قانون پر عمل کرے اور عوام الناس کی بھلائی مدنظر رکھے۔ سینٹ آگسٹائن۔ گریشیان۔ ارشی امبروس۔ الپیان جسٹینین۔ مارکیان۔ سقراط افلاطون ارسطو

## نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت سید ابوالقاسم صاحب ڈپٹی منصف صاحب بہادر مصرکھ ضلع سیتاپور

مقدمہ نمبر ۱۳۰ سنہ ۱۹۲۴

ٹھکر سنگھ ولد مادھو سنگھ قوم ٹھاکر ساکن کیشو پور پرگنہ کھیری تحصیل لکھیم پور ضلع کھیری۔

بنام

اندر وہ سنگھ و لچھمن سنگھ پسران شنکر سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان جانی پارہ پرگنہ مچھریٹہ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور

بنام اندر وہ سنگھ و لچھمن سنگھ پسران شنکر سنگھ قوم ٹھاکر ساکنان جانی پارہ پرگنہ مچھریٹہ تحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور۔

ہرگاہ مسمی مدعی نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ ڈگری حسب آرڈر ۳۴ رول ۵ ضابطہ دیوانی مرتب کیا جائے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۲۵ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جائے گی۔

بتاریخ ۱۷ ماہ جولائی ۱۹۲۵ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری بدفتر منصف صاحب بہادر دیوان
۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

ور یعنی علم کلام (ارسطو) اور دیگر منطقی ایسے فنون ہیں جو
ہمیشہ زور دیتے رہے جو قرین انصاف و صدق
ہوں۔ مگر ہمارے لارڈ برکنہیڈ صاحب ان سب عہدوں کو
جو انگریزوں نے اپنے ابتدائی عہد تصرف میں کئے
تھے اور جن کا اظہار ایسے انداز سے کیا گیا تھا گویا
انکو کتاس کی روح صاحب بہادر کے قالب میں
در آئی ہے بالکل بھول گئے۔ اور فرماتے ہیں خدا ہی
کمیشن کے انتظار میں بے تابی جلد بازی اور اضطراب
کا اظہار کیا گیا ہے ہندوستان کی مصلحت سے واقف
ہے بھلا ہم کو کیا کوئی ڈھونڈا بتائے گا ہم خوب جانتے
ہیں کہ ہندوستان کی سب سے بڑی منظم جماعت نے
ایسی ترکیبیں اختیار کیں جن سے بہتر دنیا بھر کے چلتی
گاڑی میں روڑا اٹکانے والے اختیار اور تجویز
نہیں کر سکتے۔ ابھی نظام حکومت (گورنمنٹ آف
انڈیا ایکٹ) میں ہزاروں کیڑے پڑے ہیں تو تم
انھیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ استعمال کرکے دیکھو
تو سہی۔

یا اہل الناظرین دیکھو کیسا پُر مغز گو ہے اور فقرہ ہے
اپنی بری چیز دوسروں کے سر منڈھتے اور ایک چیز کو
بُرا تسلیم کرنے کے بعد اسکی مدافعت میں لارڈ برکنہیڈ
کو کیسا عمدہ سلیقہ ہے پھر بھی ہم انکے اعلان کو خالی
از مغز کہتے ہیں۔ توبہ! گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ
کی ہر دفعہ پر اودھ پنچ نے ۱۹۱۹ء میں اچھی طرح
تبصرہ کیا تھا جو اختلافات آج تک پیش ہوئے
وہ قبل از وقوع بیان کر دیے گئے۔ اور ثابت کر دیا
گیا کہ سوائے مصائب بڑھا دینے کے اور کوئی خدمت
یہ اسکیم انجام نہ دے گی۔ اگر لارڈ برکنہیڈ آنکھوں پر
ٹھیکری نہ رکھ لیتے اور انکو اپنے اعلان میں مغز
اور گودا بھرنے کی فکر نہ ہوتی تو اپنی تقریر کے ساتھ
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پڑھتے وقت وہ اس قانون
کے فوائد بیان کرتے اور مخالفین کو قائل معقول
کر دیتے۔ [illegible] تو بہتر
ہے اس قانون کو بالکل خالی از فائدہ [illegible]
[illegible] کی تفصیل [illegible] مصلحت ہے۔ کیا معنے
کہ فائدہ [illegible] نہیں ہے [illegible]

سراسر ہے قانون نہیں ایک چیستاں ہے ایک بھول
بھلیاں ہے ایک گورکھ دھندا ہے جسکا حل صرف
اسیقدر ہے کہ ۱۹۱۹ء میں ہندوستان جس مقام پر
تھا اس سے ایک چاول بھر آگے نہیں بڑھا صرف
افلاس بے مائگی فاقہ کشی اور مرگ مفاجات میں ترقی کی
ہے اس ترقی کی شان میں جسقدر کہیے قصیدے پڑھیں
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے تمام ان ذرائع کو
بنسبت پہلے کے آج زیادہ قوت کے ساتھ روک لیا
ہے جن سے دنیا کی آزاد خوش قسمت قومیں آسائش
و تمول میں ترقی کرتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ برکنہیڈ
صاحب نے جب اپنا اعلان پڑھا تو پارلیمنٹ میں
کوئی دم تک نہیں اختلافات تو بڑی بات ہے سب
یہی سمجھے کہ دیا ہی کیا ہے جس پر غل مچائیں جو کچھ
دیا ہے وہ اسطرح کہ "کوٹھی کا سب تمہارا مگر کسی
چیز کو ہاتھ نہ لگانا"

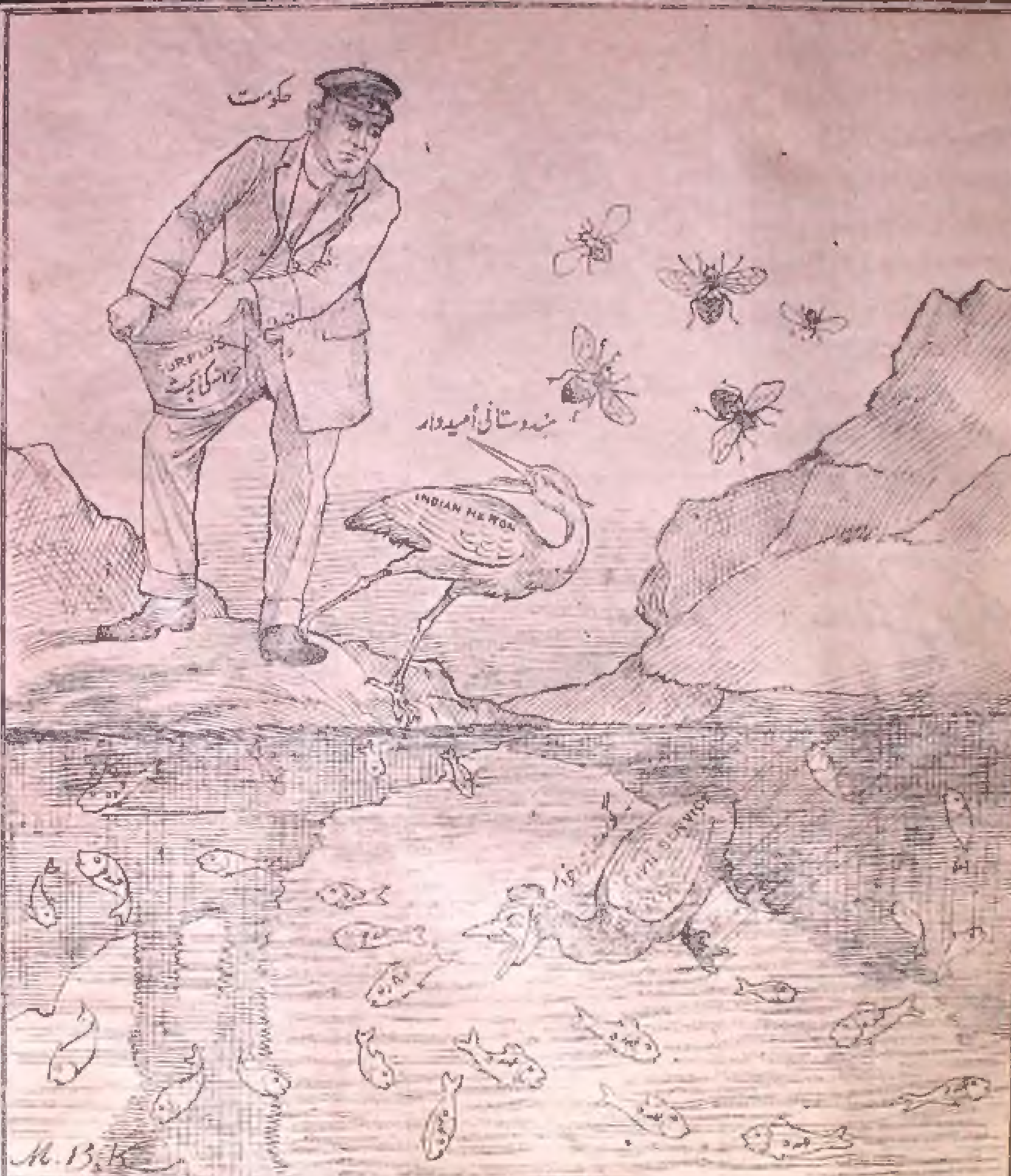
جس طرح حاجی بغلول علیہ الرحمہ کیا نام کو ہر
جملہ میں استعمال کرتے تھے اسی طرح آگے چل کے
ہمارے وزیر ہند صاحب کی ہر ایک تان اس جملہ پر
ٹوٹتی ہے کہ اصلاحات پر عمل نہیں کیا گیا اصلاحات
کی ناکامی کا یقین اسوقت ہوتا کہ ان کو بعد عمل
ناکامی کا منھ دیکھنا پڑتا لیڈروں نے بڑا ظلم کیا
جو اصلاحات پر عمل نہیں کیا واہ رے اصلاحات
پر عمل نہیں کیا ابھی اصلاحات پر عمل نہیں کیا اور
ابھی اصلاحات پر عمل کب ہوا تھا تنسیخ ہوا اصلاحات پر
عمل نہیں ہوا یا دو اصلاحات پر خوشی خوشی عمل کرنا
چاہیے تھا آپ غور کیجیے کہ اصلاحات پر عمل نہیں
ہوا۔ بدقسمتی سے ہندوستانی لیڈروں نے دوسرا
طرز اختیار کیا اور سستا اصلاحات کے ساتھ بڑی
بے رحمی کا سلوک ہوا اور ان پر عمل نہیں ہوا ہندوستان
کے مفاد لیڈر مطعون ہیں اور انھوں نے
اصلاحات پر عمل نہ ہونے دیا اگر ہندوستان [illegible]
ہوتا تو ان اصلاحات کو کامیاب بنا دیتا۔
اس طرز [illegible] میں ایک غلطی [illegible]
سے ہو گئی۔ وہ کیا؟ [illegible] کہ :-
[illegible] اس میں اس نظام حکومت پر کامیابی سے

عمل کیا گیا وزراء نے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے
اپنے اثر کا استعمال کیا انھوں نے عام اشتعال کو
تدبر کا اظہار کیا؟

واقعی "بلاء الانسان فی اللسان" کیا معنے
کہ دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولا جاتا ہے۔ اب
بآسانی دریافت ہو سکتا ہے کہ مدراس نے
پانچ چھ سال کی مدت میں اس عمل بے ثمر سے کتنے
گنڈے توڑے اور یہ بھی کہ دوسرے صوبوں کے
مقابلے میں کون سا تاج سرفرازی سر پر اوڑھ لیا۔
فقر دور ہوا۔ فاقہ دور ہوا۔ راحت بڑھی تجارت
بڑھی دولت بڑھی صحت بڑھی یہی منافع
حکومت ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا
پھر بھی یہ اسکیم کامیاب ہے تو اس کا صلہ؟
لارڈ برکن ہیڈ بچارے آخر منطقی ٹھہرا کہ گئے۔
دُنیا ضرور انتظار کرے گی کہ مدراس کا معصوم
مشیع فرما [illegible] ناکامیوں کو کامیاب
بنانے والا معجزہ کا صدور کیا نقش پاتا ہے۔ کیا
[illegible] کے واسطے بھی ۱۹۲۹ء تک [illegible] کا انتظار
مقدر ہے؟ کیا وہ [illegible] سے دم گھٹ جائے گا
جس سے دوسرے [illegible] بچ گئے۔
کیا بے گن والا اور گن بہکار کا ایک ہی مرتبہ ہے؟
کیا اُسے بھی آخر میں یہی کہنا پڑے گا کہ :-

[illegible]
[illegible]

کیا؟ کیا محض [illegible] کے مدد سے قانون پاس کرانے
میں کام لینے کا نام کامیابی ہے؟ اگر [illegible] تدبر
[illegible] کا صرف اتنا ہی نتیجہ اور ثبوت ہے۔ تو
دوسرے صوبوں میں بھی یہ سیاسی [illegible] اسکیم
کامیاب ہے کیونکہ [illegible] سے سبھی قانون
پاس ہو گئے اور [illegible] عمل بھی ہوا اب [illegible]
کسی [illegible] کا محتاج نہیں ہے ان [illegible] تفصیل
برکنہیڈ صاحب کو دینی چاہیے تھی۔
مگر [illegible] کوئی نہ سمجھے کہ [illegible] کی زیادتی حاصل جانے
سے ہمارے وزیر ہند کی تقریر خالی از مغز ہوگئی
ابھی تو جس تقریر میں [illegible] گودا بھرا ہوا ہے




## آیندہ سول سروس کی نئی کھیپ کا شکار

ہندوستانی بگلا:۔ حضرت۔ چھوڑیے ٹانگ ندی میں بھی شکار ماہی سے دل بہلاؤں ؟

حکومت :۔ تم خشکی کے جانور ہو تمھاری عمدہ غذا مکھیاں ہیں۔ ماہی خوار کو پیٹ بھرنے دو ست مکھیاں تیرے لیے ہیں مچھلیاں اود کے لیے۔

کہیں خالی ہو سکتی ہے۔ اس منطقی اعتراض کا جواب یار لوگ پہلے ہی دے چکے ہیں وہ کیا؟ ہائے ہے کیا کریں کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہندو اور مسلمانوں کی دلی ناچاقی نے ہاتھ پاؤں پھلا دیئے ہیں ہم خود اسکا دفع دخل ان الفاظ میں کیے دیتے ہیں کہ جب اصلاحات کامیاب ہو گئیں تو دو برس کا چندے صبر کرنا چاہیئے کہ زودیوں کی فہرست پانچ سال تک اور مکمل ہو جائے گی پھر ایک ساتھ تمام ہندوستان کا زائچہ تقدیر دیکھا جائیگا آخر جلدی کاہے کی ہے کچھ نقصان تو ہوتا نہیں ہمکامیاب قانون سے اچھی طرح نفع اٹھالو۔ سمجھے؟

(باقی آئندہ)

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

"بسنجرہ گرفتند"

خبر نویس کی عنایت اور وشالت کی غفلت سے آخر ہمارے کرم دوست سید حبیب شاہ صاحب مالک روزنامہ سیاست کو ایک ماہ قید محض اور گیارہ سو روپیہ گمانے رستوری کی سزا بھگتنی پڑی۔ ابتک تو یہی سنا تھا کہ زخم توہین استغاثہ کے مرہم سے مندمل ہو جاتا ہے اب معلوم ہوا کہ یہ زخم کوئی ملکتی اور قانونی علاج نہیں ہے۔ سید صاحب نے اپنی غلطی تسلیم کی مجبوری ظاہر کی عفو کے خواستگار ہوئے مگر جس قانون کی بنیاد سر زمین اخلاق پر قائم نہیں ہے وہ کیوں خالی خولی طلب عفو پر قناعت کرتا وہ تو دو سال تک قید محض میں رکھ کے آدمی کو تنکے چنوا سکتا ہے یہ بھی ایک مہربانی ہے کہ اس نے سید صاحب کو چوبیس حصے کا وارث ٹھہرایا۔ خیر موم تو یہی سزا کے دن کٹ جائینگے۔ رہی جرمانہ کی رقم تو وہ دلی کے مسلمانوں کو ادا کرنی چاہیئے خصوصاً ان خبر نویس صاحب کو جنہوں نے ایسے نامہذب الفاظ میں لکھنے کا بخار نکالا ضرور مسی کرنی لازم ہے۔ ہمارے کاغذ کے اڈیٹروں سے لوگ عجیب و غریب توقعات رکھتے ہیں جب کوئی بات کسی اپنے پرائے کی ناگوار ہوئی فوراً اڈیٹر صاحب کے نام پروانہ بھیجدیا یا خود ہی دفتر میں نازل ہوئے۔

حضرت اداب عرض کرتا ہوں۔ واللہ آپ اپنے فرائض سے بہت غافل ہیں: کیوں کیوں؟ خیر باشد۔ کیا قصور ہوا؟ "ہائیں یہ آپ اخبار نویسی کرتے ہیں اور دنیا جہان کی خبروں سے اسقدر غافل ہو؟" خداوند نعمت کچھ ارشاد ہو تو حال کھلے۔ دنیا تو واقعات کا خزانہ یا جنگل ہے"

اے جناب! پرسوں عجیب واقعہ ہوا پڑوس کے کُتے نے اینجانب کے مرغے پر ناجائز حملہ کیا۔ آپ میونسپلٹی کے نامعقول انتظام کو دیکھتے ہیں؟ کچھ نہیں یہ ساری شرارت مذہبی عناد کے سبب سے ہے بات یہ ہے کہ کُتے کا مالک ہندو ہے اور بندے کا مرغ ہے مسلمان۔ ہر وقت اذان دیا کرتا ہے ہندووں کو یہ گوارا نہیں اگر اڈیٹر صاحب ہوشیار ہوئے تو ٹال گئے ورنہ دو ڈیڑھ کالم کا مضمون دھر گھسیٹا۔ اور مرغے کی دردناک کہانی لکھ کر اسکی داستان مسلمانی لے بیٹھے۔

مزا تو یہ ہے کہ شہید مرغ کے مالک صاحب کے محلہ بھر میں اڈیٹر صاحب کا پرچہ کوئی نہیں دیکھتا خریداری اور مالی اعانت تو بڑی چیز ہے۔ بہر حال وقت نہایت نازک ہے۔ آج نہیں تو کل کوئی نہ کوئی قانون توہین عدالت کے متعلق بنے گا اور قلم آزاد رقم کے پاؤں میں دوہرا لنگر پڑے گا۔

## بے اعتدالی

ممالک متحدہ کی ایورویدک یونانی کمیٹی نے جو سوالات کا بند لوگوں کے پاس بھیجا تھا اُسکے جواب طولانی تھے اس لیے اکثر مرتبہ اشاعت سے رہ گئے مگر ہمیں یہ سنکے خوشی ہوئی کہ بہار کے اخبار نے وقت مناسب نہیں کیا اور جلدی جلدی بعد متعلق تبلیغ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے نام سے ایک انجمن گڑھ لی۔ جسکو اصل شائع کر دیا۔ اور اسقدر عجلت کے ساتھ شائع کیا کہ مالک پریس آخر دستور العمل میں "دستنامی پریس لکھنو مطبوعہ طبع گردید" لکھنے پر مجبور ہوا۔ اس جلدی کا خدا بھلا کرے شہر کے کئی نامی طبیب بیچارے اس انجمن کے نام سے واقف ہیں نہ کام سے۔ نام سُن بھی لیا تو کیا اصل غرض کام سے ہے۔ مثلاً جناب حکیم سید فضل علی عرف میرن صاحب بھی خاندانی طبیب ہیں شہر میں کسی سے فیس نہیں لیتے۔ مطب آباد رہتا ہے۔ انکے صاحبزادے بھی طبیب ہیں اور ایک مشہور دواخانہ کے مالک بھی ہیں مگر انجمن کے نزدیک غالباً ان کے کمال کی نبض تصیر متخفض ہے۔ یا حکیم صادق حسین صاحب کہ یہ بھی خاندانی طبیب ہیں اور شاہی شفاخانہ میں برسر کار۔ ہیں ان کا نام بھی نہیں ہے شاید انکے علم کی نبض بھی کمیٹی کی رائے میں کچھ بے اسلوب سے نہ ملی۔ یا حکیم مرزا محمد تقی صاحب ساکن نخاس جو ایک گروہ کا طبیب ہیں "زوا لفقرہ" کے حدود میں شامل۔ یا حکیم شیخ محمد صادق صاحب ساکن وکٹوریا گنج پرانے اور ہوشیار طبیب ہیں انکی شرکت کی چال بھی "رودی" ہے۔ یا حکیم سید احمد حسن صاحب جو حکیم محمد جی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور بے نظیر مدرس ہیں مطب بھی کرتے ہیں مگر انکی علمی استعداد بھی "ذہب الفاظ" سمجھی گئی۔ علی ہذا القیاس حکیم مرزا علی محمد صاحب عرف [illegible] صاحب بھی مشاہیر میں داخل ہیں مگر کمیٹی کے نزدیک گویا انکی شہرت

"مستقرطا" کے قابل ہے۔

ان کے علاوہ کمیٹی میں اُن لوگوں کی تعداد کافی ہے جن کی نبض کمال مستی۔ غزالی۔ موبیل۔ عریض۔ ورالی منشاری ہے۔

ہم دیکھتے ہیں اگر اسوقت اتفاق واتحاد سے کام نہ لیا گیا اور ایسی فرد گزاشتیں ہوئیں تو آخر "تفرق انفصال" ہوگا اور "طبیعت مریض بن ہے" کے کلیہ پر اعتبار جاتا رہے گا۔

اس معجون کا قوام درست کیجیے کہیں کیڑے نہ پڑ جائیں۔

## غم و غصہ

اس سوال کا جواب اگرچہ دیا نہیں جاسکتا مگر مشکل نہیں ہے کہ وہ آشوب غم کا تحمل نہ تو عزاداری مظلوم کی ٹھکیڑ سر پر لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ دیکھیے کلکتہ میں دو پارٹیاں لڑ گئیں ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم اپنا جلوس آگے لیجائینگے دوسرا گروہ بضد تھا کہ تم پیچھے ہٹو ہم آگے بڑھینگے۔ اسی حیص بیص میں جوتا چل گیا۔ چلتے ہی جرأت کا ثواب لوٹا پھر لاٹھی پونگے کی نوبت آئی ؎

شہ باندھ کے میدان میں نکلے جو عزادار
آپس ہی میں لڑنے کے لیے ہوگئے تیار

پولیس آجاتی تو غم اور غصہ میں خوب چھنتی غم کو تماشا بنانے کا یہی نتیجہ ہے۔ یہاں چپل کا تو بانی فساد تھا یہی خیریت گزری ورنہ اخبار کی کا غذوں کے ہاتھ نیا شاخسانہ آتا اور ہفتوں گُردوں میں ہوتی۔ دیکھنا یہ ہے کہ جیل خانے کے دروازے پر بھی تم پیچھے رہو ہم آگے بڑھینگے والوں کی فہمائش ہوئی ہے یا نہیں کیا عجب کہ پولیس انسپکٹر جمعدار اور ایک کانسٹبل بھی مجروح ہوا ہے یہ خون کسی مظلوم کا نہیں ہے جو فوراً ہی انتقام کا رنگ نہ لائے۔

## زبادۂ نخل عاشقی

کہ دیوران باغ عشق وعاشقی اس خبر کو سن کے نہال ہوجائینگے کہ ہجری سال چلتے چلتے رحم شاہی کی کیاری میں ایک نیا پودھا لگا نا گیا یعنے بی ممتاز بائی جان کنور بیگم کا نخل تمنا بارور ہوا۔ مقدمہ بازی کے اثنا میں خبر اُڑی تھی کہ پیٹ سے ہیں مگر اُس خبر کی تکذیب بھی کردی گئی تھی۔ جھٹلانے والوں سے پوچھنا چاہیے کہ جھوٹ کے پاؤں کس پیٹ سے نکلے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آبیاری کا انتساب اندور کے اندارے کی طرف منسوب ہوتا ہے یا باؤلے کی باؤلی کی جانب۔ بظاہر تو اندارے کا سوتا بند ہوچکا۔

## نودن چلے اڑھائی کوس

ابھی سے فرانس کی فوج خستہ جھر جھری ہوگئی آرام کی ضرورت ہے۔ مراقش کے قبائل پاؤں دبانے پنکھا جھلنے کے لیے بلائے جائیں تو اچھا ہے کیا معنے کہ یہ عربی نسل ہے دہقانی اور ولا کی عربوں کا حصہ ہے نقل وطن سے نسلی خاصیت بدلتی نہیں۔ یہ حال رعیت کی باقاعدہ فوج سے مقابلہ نہیں ہوا سکھائے جڑ کاٹے قبائل جنگ کر رہے تھے۔ ایک لاکھ اور فوج کی ضرورت ہے اُمید ہے کہ اس فوج کے ساتھ کافی خدمتگذار بھیجے جائینگے۔ سُنتے ہیں کہ کسی راجہ سے شاہی فوج مالگذاری وصول کرنے آئی راجہ کی رعایا میں جولاہے زیادہ تھے انہیں کا لشکر لڑنے کے واسطے مرتب ہوا چلتے وقت راجہ صاحب نے فرمایا کہ تم کو اگر کوئی ضرورت ہو تو بیان کرو اُسکا انتظام کردیا جائے۔ افسر فوج نے کہا :-

"مہاراجہ صاحب آدمی پیچھے (سر ہم) جلاہوں کی پکی کو ہمرے سنگ کردیو۔ آجو اگر کو تو ہتیا اُدھر کی طرف ہم سے تلوار چھین کے بھاگ جائے تو بتاؤ کیسی ہوئے۔"

یہی ڈر فرانس بیگم کے دل میں بھی بیٹھا ہوا ہے۔

## المتصلات

سُنتے ہیں کہ چھٹی اگست تک ہمارے ویسرائے صاحب ہاتھ جھلاتے بمبئی پہونچیں گے ؎

دست تہی حاصل دنیا بس است

الہ آباد کے چیف جسٹس کی یہ رائے بالکل صحیح ہے کہ مقدمات طلاق میں اگر ہائیکورٹ کی مدد مطلوب ہو تو تاخیر نہ کرنا چاہیے۔ بد نصیبین کا بھی یہی قول تھا وہ نکاح کے بارے میں کہتی تھیں :-

چٹ منگنی پٹ بیاہ

اور طلاق کی نسبت کہتی تھیں :-

جمعہ کا نکاح ہفتے کی طلاق

خبر ہے کہ بیگو سرائے کے ایک منصف نے دھوکے سے سانڈ پر نشانہ لگادیا جب وہاں نے فریاد کی سانڈ تو ہسپتال بھیجدیا گیا اور مجسٹریٹ کے مشورے سے منصف صاحب نے ٹوپی اُتار ہاتھ جوڑ کے معافی مانگ لی۔

حکومت پنجاب نے اچھا کیا جو اکالیوں سے ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑ لیا۔ ارے ہاں کیا جانے کیا ہو۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑے چھوٹے۔ ایک جنگجو قوم سے دیر تک بگاڑ کی ضرورت نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ گوردوارہ کا قانون پاس کرنے کے بعد اب قیدیوں کی غیر مشروط رہائی کیوں معطل ہے ملاپ اور پورا ہونا چاہیے۔

چینیوں سے زیادہ احمق شاید ہی کوئی قوم ہو کیسے اگر کسی چینی کو کسی صاحب بہادر نے مار پیٹا تو اس پر بگڑ بیٹھنے کی کیا وجہ ؟ ارے بھائی بڑے لوگ ایسی ہی ہیں۔ اب تم ایک طرف تو دیسیوں سے گٹھ کر رہے ہو دوسری طرف غریب مہاتما گاندھی کی وساطت سے اہل ہند کے کانوں تک فریاد پہونچاتے ہو اس سے کیا ہوگا۔

"پھر خود ہی دہائی دے شفاعت کس کی کریگا
تو ہائے دل پکار میں چلاؤں ہائے دل"

خدا جانے مہاتما نے نرغذا عدم کا مؤثر علاج چین کو تعلیم فرمایا کہ نہیں۔

وہ کیا ؟

اچھی وہی چرخا۔ توپ کے منہ میں لقمہ دینا سوائے چرخے کے اور کسی اوزار کا کام نہیں۔

## التماس

مضمون دیکھنے کے بعد معذرت کہ حضرت اس پرچہ میں مسرور نہ تھا۔ زبان سمجھ میں نہیں آتی ہو یا قبول کرتے فرق نہیں ہے۔ استعداد کا وزن پہلے ہی سے کر لیجیے۔ مدیر

## سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

### گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

**سندھا سندھو** کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ درد سر۔ دست۔ سنگرہنی۔ نظر تنزا وغیرہ جانی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ ہر جگہ بکتا ہے۔

**دورو سنگھ کیسری** بیٹی داد کر کھاجن کے جڑ سے کھونے والی دوا قیمت ۴ر

**بال سندھا** بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور پھر تیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب

## بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ و چند اضلاع کو لکھنؤ

## اصلی لذت النساء بالتصویر

[illegible]

**دعا محبت** [illegible]

**تعویذ حب** [illegible]

**خفیہ کوک شاستر** [illegible]

ایم بی آنند کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

## یہ کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

المشتہر

**وید شاستری سنگر گوبند جی جامنگر کاٹھیاواڑ**

(ایجنٹ لکھنؤ چند اینڈ کو چوک لکھنؤ)

## مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلاء عجیب مجرب ۵ یوم کے لیے قیمتی ۱۰ر علاوہ محصول کے طلب فرمائیں۔ اگر اس مختصر عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلاء آپ کی ہر قسم کی کمزوری دور کر کے ... ۵۰ فیصدی بستی ... کے سنوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۲۱ یوم کے لیے طلاء مرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک میں طلب فرمائیں۔ ۲۰ یوم تک جماع سے قطعی پرہیز کریں ... پوری شیشی کے ہمراہ ... بالکل مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی بڑی ۲۱ یوم ... محصول ڈاک ... جبور ... قیمت اور دس سال کے اندر ... ہو جائے پر دوبارہ مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

## جوب مستی

ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ لوہا بھی ہیں تو کسی طرح کا نقصان نہیں ... جسم پھر تیلا اور نہایت قوی۔ ... زبان پر ... شوہر بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری دور ... رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کر دے گی جتنی مرتبہ مباشرت کیجئے ہر مرتبہ پہلی ہی سی قوت پائیے ... استعمال کرتے ... اسکی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے نظیر گولیاں کہیں نہیں قیمت ایک درجن ۱۲ (دو روپیہ)

## سفوف شباب

کس طرح ہے تجھ سے کیا کہوں واعظ ... ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے اپنی مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پر مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہو گی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہنچا دے گی سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہو گی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت نہ کر سکے گا نہ وہ کسی کے ساتھ آمادہ ہو گی۔ اگر آپ نے اسکا استعمال نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی ۱۲ر دو شیشی ۲ر تین شیشی ... محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

**منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ**

## فائدہ نہو قیمت واپس

**طلاء امساک** ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنا دینے والا زبردست امساک طلاء ایک گھنٹہ بعد اس غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ جبینی ہو گی ہے ضبط مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے اور فرجی صبح تک ... ہو جاتی ہے دوران مباشرت قوت ... ہر لحظہ بڑھتی جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ کی شیشی علاوہ محصول۔

**روغن ملذذ** یہ روغن بیحد لذت اور منزل ہے صرف ایک قطرہ استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

**جوب ممسک** ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت لطف اٹھائیے۔ لطف یہ ہو گا اگر آپ کمزور بھی ہو گئے تو کسی طرح کا نقصان بھی نہ ہو گا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہیگا جنگ ... ہرگز ... نمونہ قیمت فی درجن ۱۲ر روپیہ علاوہ محصول۔ حوالہ اخبار ضروری دیجئے۔

نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ ہونے پر حلفیہ تحریر نمبر واپسی قیمت کی شرط ہے۔

**عین الشفاء میڈیکل ہال لکھنؤ**

## ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible] ... ہر بیماری کا علاج ... قیمت اس کتاب ... علاوہ محصول ... ایک کو مفت

**مفت** ... کے نام ... مفت بھیجا جائے گا۔

**المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)**

## فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۰ر چھ ڈبیہ کی قیمت ... ایک درجن ڈبیہ کی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

**علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مرادآباد**

بخدمت منشی محمد احمد خان صاحب
مہتمم کتب خانہ سرکار
ریاست رامپور
Rampur St

# موسمِ گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردوں اور عرقیات سے تیار کیے ہوے شربت جو اپنے اثر میں بےنظیر صورت میں لاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بےعدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون اور راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| شربت فالسہ | شربت بادام | شربت کسیرو | شربت بیدمشک | شربت کیوڑہ | شربت انار ولایتی | شربت انطار صوم | شربت بہار |
| فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار |
| عرق بیدمشک لاہوری | عرق کیوڑہ حیدرآبادی | شربت انگور | شربت اناناس | شربت نارنج | شربت لیموں | شربت رنگترہ | |
| فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | فی بوتل عمار | |

ارزاں بعلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے، ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱/۴ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

ہر قسم کا طبی مشورہ ہماری مجلس اطباء سے حاصل ہو سکتا ہے — **مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ** — فہرست کلاں طلب فرمایئے

## آم کے آم گٹھلیوں کے دام، انعامی ٹکٹ اور شاہی زردہ

میں نے اپنے مقبول عام اور پسند خاص شاہی زردہ کے بہترین ہونے کی وجہ سے پبلک فائدہ رسانی و شاہی زردہ کے شائقین کی خوشنودی کی غرض سے شاہی زردہ کے ایک ٹین میں انعامی ٹکٹ شامل کیے ہیں۔ جن صاحب کے پاس سولہ (۱۶) ٹکٹ جمع ہو جائیں وہ اُسکے معاوضہ میں اُسی نمبر کے ایک ٹین شاہی زردہ کے مستحق ہونگے۔ اور جو صاحب باہر سے سولہ ٹکٹ بھیجینگے کارخانہ فوراً اپنے خرچ سے ایک ٹین شاہی زردہ پیش کرے گا۔ اور جو صاحب کم از کم چھ ڈبی شاہی زردہ طلب فرمائیں گے اُنکے ساتھ پیکنگ و ڈاک محصول کی بھی رعایت کی جائے گی۔ تاجروں کے لیے خاص رعایت ہے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

شاہی زردہ۔ پانچ تولہ کا ٹین قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چار روپیہ، آٹھ روپیہ، سولہ روپیہ

شاہی زردہ قیمت فی سیر [illegible]

نمونہ ایک شیشی قیمت ۲؍ ۸؍ عہ؍ عمار

زردہ تمباکو مشکی قیمت فی سیر [illegible]

زردہ تمباکو چٹی قیمت فی سیر [illegible]

گولی تمباکو سادی فی تولہ [illegible] زعفرانی فی تولہ [illegible] رنگا جنس [illegible] طلائی [illegible]

شاہی قوام فی تولہ [illegible] مشکی قوام فی تولہ [illegible]

**المشتہر کارخانہ شاہی زردہ مقبول اینڈ کو نمبر ۲۴/۵ لورچیت پور روڈ کلکتہ**

## قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

## چھپوا

یہ پرانا ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدائے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں اُنھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل اُن کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے

قیمت علاوہ محصول ڈاک عمہ

المشتہر

**مینیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ**